جلد ۵۳/۱۸ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۱۳ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۲ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ البتہ کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی رہا آخر رات نیند آ گئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۱۲ فروری۔ عالمی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل ۵ بجے شام لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے۔ خیال ہے آپ یہاں دو تین روز قیام فرمائیں گے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کو بیش از بیش دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صبر بھی ایک عبادت ہے، صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں

دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے، صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے

(۱) "صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے"۔

(البدر ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۲) "یاد رکھو صابر ہی شرح صدر کا ثمر پاتا ہے جو صبر نہیں کرتا وہ گویا خدا پر حکومت کرتا ہے۔ خود اس کی حکومت میں رہنا نہیں چاہتا۔ ایسا گستاخ اور دلیر جو خدا تعالیٰ کے جلال اور عظمت سے نہیں ڈرتا وہ محروم کر دیا جاتا ہے اور اسے کاٹ دیا جاتا ہے"۔ (الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

عزیز سید مشہود احمد کی المناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ـــــ نہایت درجہ غم و الم کے ساتھ ہم یہ اندوہناک خبر احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ مبلغ سکنڈے نیویا محترم سید مسعود احمد صاحب کے اکلوتے فرزند عزیز سید مشہود احمد بعمر تین سال جو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۶۴ء مطابق ۲۶ رمضان ۱۳۸۳ھ بروز منگل پونے دس بجے صبح میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیز مرحوم کو اکتوبر ۱۹۶۳ء کے اوائل میں خون کے سرطان کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ انہی دنوں میو ہسپتال لاہور میں داخل کر کے علاج کرایا گیا۔ احباب جماعت کی شبانہ روز دردمندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور عزیز غیر معمولی طور پر قریباً صحت یاب ہو گیا اس کے بعد ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت ہر ہفتہ خون ٹسٹ ہوتا رہا۔ گزشتہ دو تین ہفتوں سے خون میں پھر سرطان کے کچھ آثار ظاہر ہونے لگے۔ مورخہ ۶ فروری کو اچانک (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۱۲ فروری بوقت ۷ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت کل سے بہت ناساز ہے۔ بے چینی کی تکلیف ہے اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ رات دیر سے نیند آئی اور وقفہ وقفہ سے آنکھ کھلتی رہی"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

سوئٹزرلینڈ مشن کا ڈاک کا پتہ } سوئٹزرلینڈ مشن کا ڈاک کا نیا پتہ درج ذیل ہے احباب اس پتہ پر ہی خط و کتابت فرمائیں۔

Mr M.A. Bajwa, MAHMUD MOSCHEE,
FORCHSTRASSE, 323, ZURICH—8
(Switzerland)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۴ء

اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی

ماہنامہ "الرحیم" کے مدیر ایک شذرہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری تاریخ کے ایک دور میں ہمارے مذہبی طبقوں کا ایک خاص "رول" رہا ہے۔ ان کے اس "رول" کی عظمت وافادیت سے ہمیں انکار نہیں لیکن تاریخ کا وہ دور گزر گیا۔ اب وہ واپس نہیں آسکتا، اور نہ ہمارے مذہبی طبقے وہ "رول" دوبارہ ادا کر سکتے ہیں۔ اگر مذہبی طبقے سیاسی قیادتوں کے حریف بنے اور مذہب کے نام سے اور عوام سے مذہب کی اپیل کر کے انہوں نے مسند اقتدار کو حاصل کرنے کی کوشش کی تو مصر کے اخوان المسلمین کا سا معرکہ ہر مسلمان ملک میں ہوگا۔ (الرحیم فروری ۶۴ء)

یہ وہی بات ہے جو ہم شروع سے کہتے آرہے ہیں۔ ہم کو صرف اس بات سے اختلاف ہے کہ اسلامی ثابت شدہ اصولوں کو زمانے کے حالات کے مطابق بدلا جا سکتا ہے۔ یہ مسئلہ دینی حیثیت رکھتا ہے اور اہل علم حضرات ہی اس بارے میں کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ تاہم یہاں ہم جس بات کی تائید کرنے کے لئے قلم اٹھا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کے نام سے سیاسی پارٹی بناکر اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش ایک فتنہ ہے جو اپنی جلو میں تنازعات اور خونریزی کا لامتناہی سلسلہ رکھتا ہے۔

بعض لوگ جو ایسی سرگرمیاں اختیار کئے ہوئے ہیں اپنے موقف کے جواز میں طرح طرح کی باتیں کہتے ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی کے مخالفین گویا یہ تصور دینا چاہتے ہیں کہ اسلام کو سیاست سے اور سیاست کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ سخت مغالطہ انگیز بات ہے اور ہمارے موقف کی غلط ترجمانی ہے ہم نے اس بات کی کئی بار وضاحت کی ہے کہ اسلام انسان کی تمام زندگی کے لئے راہنمائی دیتا ہے اور چونکہ سیاست بھی انسانی زندگی کا ایک شعبہ بلکہ نہایت اہم شعبہ ہے۔ اسلام زندگی کے اس شعبہ میں بھی ہماری پوری پوری راہنمائی کرتا ہے۔ تاہم اس کے لئے سیاسی پارٹی بازی نہ صرف ضروری نہیں ہے بلکہ سخت ضرر رساں ہے۔

اگرچہ تمام مسلمانوں کا قرآن ایک ہی ایک اور خدا تعالےٰ ایک ہے۔ اس کے باوجود ملت اسلامیہ مختلف تصورات کی وجہ سے کئی مکاتب فکر میں بٹی ہوئی ہے۔ اور ایسی صورت میں کسی جماعت کا اسلام کے نام پر پارٹی بناکر اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش فساد فی الارض کے مترادف ہے؛

ہم مودودی صاحب کی سابقہ اسلامی جماعت ہی کی مثال لیتے ہیں۔ اب خواہ مودودی صاحب اور آپ کے ساتھی کتنا بھی یقین دلانے کی کوشش کریں۔ کہ وہ اپنے ذاتی عقیدہ کو اجتماعی معاملات سے علیحدہ رکھیں گے اوّل تو یہ ہی ناممکن۔ عقیدہ ایک ایسی چیز ہے جو انسان موت کے مقابلہ میں بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص جماعت برسراقتدار آکر اپنے خاص عقائد سے دستبردار ہو جائے گی۔ اور اگر بالفرض محال وہ ایسا کر بھی سکتی ہو۔ تو یہی بات اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بناکر اقتدار پر قبضہ کرنے کی جدوجہد کو ناواجب ثابت کرتی ہے کیونکہ جب کوئی جماعت اپنے عقائد سے دستبردار ہوکر فیصلہ کرتی ہے تو وہ خود ہی اپنے وجود کے جواز کی نفی کرتی ہے اور صریح طور پر اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ اسلامی حکومت سیکولرزم کے اصولوں پر مبنی ہونی چاہیئے؛

جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے اوّل تو یہ ہے ہی ناممکن کہ کوئی جماعت جو جمہوری کشمکش یا کسی اور طریق سے برسراقتدار آتی ہے۔ وہ اپنے عقائد سے دستبردار ہو سکے۔ مودودی صاحب نے اپنی جماعت کی اساس ڈالتے ہوئے یہ بیان دیا تھا کہ فقہی مسائل میں ان کا طریق منفردانہ اور ذاتی حیثیت رکھتا ہے جماعت اس کی پابند نہ ہوگی۔ کہنے کو تو یہ بڑی دیانتدارانہ بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر عمل میں اس سے بڑھ کر بھونڈا اور کوئی اصول ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم سابقہ جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے سابق نمائندوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں آج تک جتنے مسائل شوریٰ میں زیر غور آئے ہیں۔ ان میں سے کتنے ہیں جن میں مودودی صاحب کی رائے شامل نہ تھی۔

دوسرا اعتراض اس پر وہی ہے جو ہم پہلے کر چکے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جو امیر جماعت اپنے عقیدہ کے خلاف کثرت رائے کے فیصلہ کے آگے سر جھکاتا ہے۔ اس کو اسلام کی الف ب کا بھی علم نہیں ہے۔ صداقت کا راستہ صرف ایک ہے۔ اگر یہ راستہ وہ ہے جو امیر جماعت کے عقیدہ کے مطابق ہے تو اس کا کثرت رائے کے سامنے سرنگوں ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ صداقت سے دیدہ دانستہ انحراف کر رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ خواہ مسئلہ اصولی ہو یا فروعی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا؛

یہ ایک مثال ہے جو ہم نے وضاحت کے لئے پیش کی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب کوئی اسلامی جماعت سیاسی پارٹی بناکر برسراقتدار آتی ہے۔ تو وہ اپنے عقائد بھی ساتھ ہی لاتی ہے۔ ان سے بچ نہیں ہو سکتی۔ یاد رہے کہ ہم اسلامی عقائد کا ذکر کر رہے ہیں۔ محض سیاسی عقائد کا ذکر نہیں ہے جن کو انسان عقلی دلائل کی بناء پر چھوڑ سکتا ہے۔ اب ذرا ٹھوس مثالیں لیجئے مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے ترجمان بارہا بعض اسلامی فرقوں کو خلاف اسلام قرار دے چکے ہیں۔ خواہ دوسروں کو اس میں ان کی تائید حاصل ہو یا نہ ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب منکرین حدیث۔ مغرب زدہ اشتراکی خیال کے مسلمانوں کو اسلام کے صحیح اصولوں پر کاربند نہیں سمجھتے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف تو وہ بارہا زہر چکانی کر چکے ہیں۔

اسی طرح حنفیوں کے ایک گروہ کو وہ عقیدۃً مشرک خیال کرتے ہیں۔ اور بہت سے مسائل ہیں جن میں بہت سے اہل علم حضرات ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اب بالفرض محال خدا نہ کرے کوئی ایسی پارٹی برسراقتدار آجائے تو ایسے مسلمانوں کا کیا حال ہوگا۔ جو آپ سے متفق نہیں۔ اس کا جواب آپ کئی بار دے چکے ہیں۔ ایک جواب وہ ہے جو آپ نے اپنے رسالہ "اسلام میں ارتداد کی سزا" میں دیا ہے۔ یعنی جو شخص خواہ کسی عقیدہ کا ہو۔ اگر آپ کے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ہوتا ہے اپنے بندے سے وہ ہمکلام آپ

کہتے تھے پہلے دین کو کلّی نظام آپ
جمہوریت کا لیتے ہیں کس منہ سے نام آپ

نکلے ہیں "رائے عامہ" کا گر کھیلنے شکار
کر لیجئے گا پہلے مرمت تو دام آپ

بطحا تو ایک چشمۂ آبِ حیات ہے
لائے کہاں سے زہرِ ہلاہل کا جام آپ

پھولوں کو روندتے ہوئے چلیئے نہ باغ میں
آہستگی سے کیجئے حضرت خرام آپ

اس کی طرف خلوص سے ہوتا ہے جب رجوع
ہوتا ہے اپنے بندے سے وہ ہمکلام آپ

میکش کے ذوق وشوق میں اتنا تو جذب ہو
یکدم اچھل کے آگئے ہونٹوں سے جام آپ

تنویر اپنے دل میں ذرا جھانک کر تو دیکھ
اترا ہے اس میں جلوۂ بالائے بام آپ

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بونڈری کمیشن کے سامنے ضلع گورداسپور کے الحاق کے سلسلہ میں مسلم لیگ کے مفاد کے خلاف کوئی بات پیش نہیں کی

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد

روزنامہ "مشرق" لاہور میں ایک مضمون زیر عنوان "مارشل لا سے مارشل لا تک" سید نور احمد کے قلم سے شائع ہو رہا ہے اس کی ایک قسط میں جو مشرق ۳ فروری ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی ہے مضمون نگار نے ریڈکلف ایوارڈ سے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ضلع گورداسپور کے سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے متعلق سر ظفر اللہ خاں (جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے) خود بھی ایک افسوسناک حرکت کر چکے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کرے گی۔ لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی۔ تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق فیصلہ شاید وہی ہوتا جو ہوا لیکن یہ حرکت اپنی جگہ بہت عجیب تھی!"

میں سمجھتا ہوں کہ مضمون نگار نے اس امر کے ذکر سے اپنے سارے مضمون کی تاریخی حیثیت کو مشکوک کر دیا ہے۔ اگر ان کی تحقیق کا یہی عالم ہے۔ جو انہوں نے ضلع گورداسپور کے سلسلہ میں ظاہر کی ہے تو لازماً دوسرے امور کے متعلق بھی ان کی تحقیق کو شک کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جس رنگ میں مسلم لیگ کے وکیل ہونے کی حیثیت سے مسلم لیگ کا کیس پیش کیا تھا اور خصوصاً ضلع گورداسپور کے پاکستان میں رکھے جانے کے متعلق بحث کی تھی وہ لائق صد تحسین و آفریں تھی۔ اس زمانہ کے مسلم لیگ کے ترجمان خصوصی روزنامہ نوائے وقت کی تحریر پیش کرتا ہوں جو حد بندی کمیشن کے اجلاس کے خاتمہ پر لکھی تھی اور وہ یہ ہے

"حد بندی کمیشن کا اجلاس ختم ہوا ۔۔۔۔ چار دن چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر ظفر اللہ خاں نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریق سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا ہے مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی سے ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکرگزار ہوں گے۔" (روزنامہ نوائے وقت یکم اگست ۱۹۴۷ء)

محترم چوہدری صاحب نے ایسے مدلل طریق سے پاکستان کا کیس پیش کیا تھا کہ ریڈکلف کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی تھی کہ اکثریت والی اعلان شدہ پالیسی کے مطابق وہ کوئی حصہ گورداسپور کا جس میں اکثریت مسلمانوں کی ہے کاٹ کر ہندوؤں کو دے سکے۔ اس لئے اس نے تمام کارروائی کو ایک طرف رکھتے ہوئے خود اپنی طرف سے (دیا جیسا کہ سید نور احمد صاحب کے مضمون سے مترشح ہوتا ہے کہ مونٹ بیٹن نے تبدیلی کروائی) Other Factors کی آڑ لے کر نہروں اور دریاؤں کو درمیان لا کر بونڈری قائم کر دی اور عقل و انصاف اور دیانت و امانت اور ۲ جون کے اعلان کے سراسر خلاف فیصلہ دیا۔ چنانچہ ایڈیٹر نوائے وقت نے ایڈیٹوریل میں کشمیر سے متعلق اینگلو امریکن کی نئی قرارداد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"یہ تجویز بے حد شرانگیز ہے اور بے حد خطرناک ہے ریڈکلف نے بھی Other Factors کی آڑ لے کر مشرقی پنجاب میں مسلمان اکثریت کے علاقوں کو ہندوستان کے حوالے کر دیا۔ کشمیر کا قضیہ بھی درحقیقت اسی وقت پیدا ہو گیا تھا جب ریڈکلف نے مسلمان اکثریت کا ضلع گورداسپور Other Factors کی آڑ میں ہندوستان کے حوالے کر کے کشمیر کو ہندوستان سے ملا دیا تھا" (نوائے وقت ۲۴ فروری ۱۹۵۱ء)

پھر یہی الزام تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کے سامنے بھی پیش ہوا اور تحقیقاتی عدالت کے صدر جسٹس منیر نے جو بونڈری کمیشن کے بھی ممبر تھے اس الزام کو جھوٹا اور معاندانہ اور بے بنیاد قرار دیا۔ چنانچہ رپورٹ میں لکھا ہے۔

"احمدیوں کے خلاف معاندانہ اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں کہ بونڈری کمیشن کے فیصلے میں ضلع گورداسپور اس لئے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا کہ احمدیوں نے ایک خاص رویہ اختیار کیا اور چوہدری ظفر اللہ خاں نے جنہیں قائد اعظم نے اس کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے پر مامور کیا تھا خاص قسم کے دلائل پیش کئے۔ لیکن عدالت ہذا کا صدر جو اس کمیشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفر اللہ خاں نے گورداسپور کے معاملے میں کی تھی۔ یہ حیثیت بونڈری کمیشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلے سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالت تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت ہے۔"

(رپورٹ اردو ترجمہ ص ۲۰۹)

اور اس سے قبل اس الزام کے غلط اور باطل ہونے کا اعلان ۲۹ مئی ۱۹۵۰ء کو حکومت پاکستان کی سیکرٹریٹ کی طرف سے بھی پوری تحقیقات کے بعد ان الفاظ میں شائع ہو چکا تھا کہ محترم چوہدری صاحب کے خلاف "یہ الزامات اور اعتراضات کلیتہً بے بنیاد خلاف واقعہ اور جھوٹے ہیں۔"

اور اگر یہ درست ہوتا کہ احمدیوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دے کر مسلمانوں کی اکثریت کو ضلع گورداسپور میں اقلیت میں تبدیل کر دیا تھا۔ تو باؤنڈری کمشن اعلان کردہ پالیسی کے ماتحت ضلع گورداسپور کے انڈین یونین سے الحاق کا فیصلہ کر سکتا تھا۔ لیکن ریڈکلف نے اس کا ذکر تک نہیں کیا بلکہ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے Other Factors کی آڑ لے کر گورداسپور کی تین تحصیلوں کو بھارت میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔

بونڈری کمشن کے سارے ریکارڈ میں کہیں یہ ذکر نہیں پایا جاتا کہ جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا تھا۔ جس سے مسلمانوں کی عددی قوت کم ہو گئی۔ اور نہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بونڈری کمشن کے سامنے جیسا کہ مضمون نگار لکھتا ہے مسلم لیگ کی اجازت کے بغیر اور مسلم لیگ کے مفاد کے خلاف کوئی بات پیش کی تھی۔

کیا اس بہت ہی افسوسناک و عجیب حرکت کے بعد جو مضمون نگار کے نزدیک پاکستان کے مفاد کو سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔ قائد اعظم مرحوم اس کے ایک ماہ بعد ستمبر ۱۹۴۷ء میں محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو پاکستانی وفد کا جو یو این او میں بھیجا گیا لیڈر بنا سکتے تھے اور اس کے تین ماہ بعد دسمبر ۱۹۴۷ء کو وزارت خارجہ پاکستان کے منصب پر آپ کو متمکن کر سکتے تھے؟

مذکورہ بالا حقائق تاریخیہ کے باوجود محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف کوئی بات پیش کرنا ایک تاریخی جرم ہے؟

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھتے تھے چنانچہ لکھا ہے کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان (مشکوٰۃ ص۱۷۵) کہ آنجناب رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے نیز حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے صلی الفجر ثم دخل فی معتکفہ (مرواہ ابوداؤد و ابن ماجہ) تو نماز فجر ادا فرماتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے اس حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اعتکاف بیٹھتے تھے بخاری شریف میں حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ آنجناب رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے فکنت اضرب لہ خباءً فیصلی الصبح ثم یدخلہ میں معتکف تیار کر دیتی تھی اور آنحضرت صبح کی نماز ادا فرماتے پھر اس میں داخل ہو جاتے (بخاری شریف)

مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین اور حیات نور میں ہے کہ حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ۲۰ رمضان المبارک کی نماز فجر کے بعد اعتکاف کی نعیین فرماتے تھے چنانچہ الفضل ۲۷ اگست ۱۹۱۳ء میں مدینۃ المسیح کے نیچے یہ نوٹ دیا گیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے ۱۹ اگست عصر کے بعد بیسواں پارہ ختم کر دیا اور فرمایا میرے نزدیک آج انیسویں تاریخ نہیں بلکہ بیسویں ہے بیرونجات سے ایسی ہی خبریں آئی ہیں۔ بنارس میں کشمیر میں۔ افغانستان میں سوموار ہی کو پہلا روزہ ہوا۔ مصر کے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پہلا روزہ اتوار کو ہوا اس لئے جنہوں نے اعتکاف بیٹھنا تھا وہ آج صبح سے چاہیئے تھا کہ بیٹھ جاتے میرا مذہب یہی ہے کہ بیسویں کی صبح سے اعتکاف بیٹھنا چاہیئے لیکن غیر حنفی مذہب کے مطابق آپ عصر کے بعد ہی سہی۔ جنہوں نے اعتکاف کرنا ہے نیت کر لیں۔

(۲) اور الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں دار الامان کی خبریں کے عنوان سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے متعلق لکھا ہے:۔

" ۲۰ رمضان المبارک کی صبح کو آپ مسجد مبارک میں معتکف ہوئے آپ نے ارادہ فرمایا ہے کہ آپ اسی عشرہ میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سنائیں گے یعنی پورے قرآن مجید کا چنانچہ آپ نے شروع کر دیا ہے آپ کے ساتھ ہی حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب اور میر محمد اسحٰق صاحب بھی معتکف ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے خاص برکات سے بہرہ ور فرمائے "

(۳) نیز اخبار بدر ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں مدینۃ المسیح کے عنوان کے نیچے لکھا ہے:۔

" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین مولوی نور الدین ایدہ رب العالمین بیسویں تاریخ ماہ رمضان سے مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھ گئے ہیں آپ کے ساتھ کان رسالت کا جگر گوشہ ہمارا سید محمود بھی معتکف ہے مولانا کی فیض رسان طبیعت اس خلوت میں بھی جلوت کا رنگ دکھا رہی ہے قرآن مجید کا سنانا شروع کیا ہے ... یہ نہ تھکنے والا دماغ خاص موہبت الٰہی ہے "

بہرحال جماعت احمدیہ کا مسلک یہی ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسنون طریق پر ۲۰ رمضان المبارک بعد نماز فجر اعتکاف بیٹھتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

لیڈر بقیہ صـ ۲

مقررہ اصولوں کے مطابق مسلمان ہونے کا اقرار نہ کرے اس کو ایک سال کا نوٹس دے دیا جائے گا کہ ہمارے ملک سے نکل جائے ورنہ تہ تیغ کر دیا جائے گا۔

ہمیں علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے دن نہیں لائے گا جب پاکستان کے مسلمانوں پر ایسی وبا نازل ہوگی لیکن اس سے یہ بات آسانی سے سمجھ آ سکتی ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی سے اقتدار حاصل کرنے کی کشمکش خواہ جمہوریت کے اصولوں سے ہی کیوں نہ ہو کیا آفت بپا کر سکتی ہے

بات یہ ہے کہ گو اسلام کو سیاست سے بڑا گہرا تعلق ہے اور اس سے مفر نہیں مگر اس تعلق کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی لادینی طریق سے کوئی پارٹی اسلام کے نام سے اقتدار پر قابض ہونے کے لئے کوئی وجہ جواز رکھتی ہے بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسی کشمکش صرف فتنوں کا دروازہ کھول سکتی ہے اور باہمی تصادم در تصادم سے بدنصیب ملک کی فضا ہمیشہ کے لئے مسموم کر سکتی ہے جس کو سنبھالنا کسی فرد یا پارٹی کے اختیار میں نہیں رہ سکتا۔

البتہ موجودہ حالات میں اسلام کو سیاست پر اثر انداز کرنے کے لئے دینی طریق کار ایک بڑی حد تک مفید ہو سکتا ہے جس کی طرف " الرحیم " کے مدیر نے اشارے کئے ہیں لیکن یہ طریق بھی ایسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے جب اس کے پیچھے جاحدانہ ہو اور عوام کو اشتعال دلا کر حکومت کے خلاف کرنے کی مہمات سے پرہیز کیا جائے پر امن اور مصلحانہ طریقے سے مشورہ دینا بہرحال اچھے نتائج پیدا کر سکتا ہے اور شریعت کا اکثر حصہ اس طرح نفاذ پذیر ہو سکتا ہے اگرچہ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ گویا اسلام قوت حاکمہ کا درجہ حاصل کر لے گا کیونکہ اسلام قانون کے علاوہ بعض دیگر حقائق بھی اپنے اندر رکھتا ہے جو انسانی باز پرس سے بالا ہیں مثلاً اسلام میں تعزیر کا ایک وہ حصہ بھی جس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی آخرت میں باز پرس کر سکتا ہے کسی انسانی عدالت کو ایسے امور کے فیصلہ کرنے کے اختیارات حاصل نہیں پھر ایک انسانی علامت ہر اس شخص کو مسلمان قرار دیتی ہے جو کلمہ شریف کا قائل ہو کسی حکومت کو یہ اختیار نہیں کہ اس کے برخلاف فیصلہ دے

سید نور احمد کی مغالطہ انگیزی

سید نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ نے جو فطرتاً احراری واقع ہوئے ہیں اور احمدیت سے دشمنی رکھتے ہیں حال ہی میں روزنامہ "مشرق" میں چوہدری ظفر اللہ خاں کے تعلق میں لکھا ہے کہ انہوں نے تقسیم کے وقت عدالت میں احمدیوں کی طرف سے جواب داشت دیکر کوئی نامعلوم غلطی کی ہے

چوہدری ظفر اللہ خان کی ایماندارانہ کارکردگی کے متعلق دوسری جگہ مفصل حال الفضل کی اشاعت میں درج کیا جاتا ہے یہاں ہم صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ احمدیوں کی طرف سے علیحدہ عرض داشت مسلم لیگ کی ہدایت کے مطابق اس غرض کے لئے دی گئی تھی کہ احراری اور کانگرس کے اس بیان کا کہ احمدی مسلمان نہیں ان کو مسلمانوں میں شمار نہ کیا جائے ازالہ کیا جا سکے اور یہ جتایا جائے کہ احمدی بہرحال پاکستان کے حق میں ہیں احمدیوں کے علاوہ سکھوں وغیرہ نے بھی علیحدہ بیان داخل کئے تھے۔ کس قدر افسوس ہے کہ سید نور احمد الٹی بات کہہ کر محض لفاظی سے حقیقت کو مشکوک اور اپنے دوستوں کی کرتوت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرنا چاہتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

روزنامہ الفضل کے ذریعے احباب جماعت کی خدمت میں متعدد بار درخواست کی گئی ہے کہ وہ حضور اقدس ایدہ اور احباب جماعت کے آپس میں تعلق کو نمایاں کرنے والے ایسے ذاتی واقعات جو خود ان کے ساتھ گزرے ہوں خاکسار کو تحریر فرما دیں۔ بہت سے احباب نے اس طرف توجہ بھی کی ہے باقی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ فرما کر ممنون فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۲ء کو مکرم شیخ محمد یوسف صاحب کی صاحبزادی فرحت پروین کا نکاح شیخ محمد اشرف صاحب ولد شیخ محمد ابراہیم صاحب سکھر کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ لائل پور میں پڑھا اور اگلے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ یہ رشتہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی جماعت احمدیہ لائل پور

درخواست دعا

میری نانی جان اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ [illegible] محمد بشیر [illegible] اختر۔ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی احباب جماعت سے بے پایاں محبت ہمدردی اور شفقت

رمضان کے آخری عشرہ میں حضور کی صحت کیلئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت

(شیخ خورشید احمد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اللہ تعالےٰ نے جن عظیم الشان صفات اور دینی خدمات سے نوازا ہے۔ یوں تو ان میں سے ہر ایک اس امر کی مقتضی ہے کہ ہم رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے خاص ایام میں خصوصیت کے ساتھ حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کریں۔ اور حضور کی برکات سے مستفید ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ لیکن ایک خصوصیت حضور کی ایسی ہے۔ جس کا جماعت کے ہر ہر فرد کے ساتھ خاص تعلق اور لگاؤ ہے وہ یہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلب صافی میں ہر فرد جماعت کے لئے محبت و شفقت ہمدردی اور دردمندی کا ایک ایسا جذبہ موجود ہے جو اپنی مثال آپ ہی ہے۔ حضور ہمارے آقا و مطاع بھی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی روحانی باپ بھی ہیں۔ ایسے باپ جن کو اپنی اولاد کا ہر ہر فرد عزیز ہے۔ جو ہماری ہر پریشانی اور ہر مشکل کے وقت ہماری راہنمائی اور مدد کرتے رہے۔ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں سے ہمیں آگاہ کرتے اور ان سے بچنے کی راہیں بتاتے رہے۔ ہم آنے والے خطرات و حوادث سے غافل ہوتے لیکن وہ انہیں اپنی بالغ نظری سے بھانپ لیتے اور پیشتر اس کے کہ ہمیں کوئی نقصان پہنچے۔ ہم اپنے تئیں ایسے حصار عافیت میں پاتے جو ہمیں تمام خطرات سے محفوظ کر لیتا۔ ہم رات کی تاریکیوں میں غافل سو رہے ہوتے اور وہ ہمارے لئے ہماری اولادوں کے لئے ہماری دینی و دنیوی ترقیوں کے لئے بارگاہ ایزدی میں سنجیدہ ریز ہو کر دعاؤں میں مصروف ہوتے۔ غرض جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے ذاتی علم اور تجربہ سے اس امر پر گواہ ہے کہ حضور کی نظر میں کس طرح ہر فرد جماعت عزیز ہے۔ اگر ہم دیگر تمام امور نظر انداز بھی کر دیں۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ ایک خصوصیت ہی ایسی ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے۔ کہ آج ہم اپنی تمام دردمندانہ دعائیں حضور کے لئے وقف کر دیں۔ اور حضور کی صحت کی بحالی کے لئے جو قربانی بھی ہم کر سکیں اس سے قطعاً گریز نہ کریں — حضور کو اپنی جماعت کتنی عزیز اور پیاری ہے۔ اور کس طرح حضور کو جماعت کا خیال اور فکر رہتا ہے۔ اس کا کچھ اندازہ حضور کے مندرجہ ذیل ارشادات سے لگایا جا سکتا ہے۔

حضور نے اپنی موجودہ علالت کے شروع میں احباب جماعت کو جو پیغام دیا۔ اس میں حضور فرماتے ہیں:-

"ان گھڑیوں میں جب میں محسوس کرتا تھا کہ میرا دل ڈوبا کہ ڈوبا۔ مجھے یہ غم نہیں تھا کہ میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ مجھے یہ غم تھا کہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ اور مجھے یہ نظر آ رہا تھا کہ ابھی ہماری جماعت میں وہ آدمی نہیں پیدا ہوا۔ جو آپ کی نگرانی ایک باپ کی شکل میں کرے۔ میرا دماغ بوجھ نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ مگر اس وقت میں برابر یہ دعا کر رہا تھا کہ اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے۔ مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے مامور نے بنائی تھی۔ وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے یہ تسلی دلا دے کہ ان کے یتیم کا میں انتظام کر دوں گا۔ تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں گی۔ مگر تو مجھ سے یہ کس طرح امید کر سکتا ہے کہ یہ لاکھوں روحانی بچے جو تو نے مجھے دیئے ہیں۔ جنکے دشمن چپے چپے پر دنیا میں موجود ہیں اور جنکو ختم کرنے کے لئے ہر وقت شیطانی تیر اُٹھ رہے ہیں۔ جب میرے بعد ان تیروں کو اپنی چھاتی پر کھانے والا کوئی نہیں رہے گا۔ تو تو ہی بتا کہ میں اس بات کو کس طرح برداشت کر لوں۔ مجھے موت کا ڈر نہیں۔ مجھے ان لوگوں کے یتیم ہو جانے کا ڈر ہے۔ جنہوں نے تیرے نام کو روشن کرنے کے لئے پچاس سال متواتر قربانیاں کیں ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دنیا نے ان کو کمائی سے محروم کر دیا تھا پھر بھی وہ ہر اس آواز پر آگے بڑھے جو تیرے نام کے روشن کرنے کے لئے بیں تیرے اٹھائی تھی اب اے میرے وفادار آقا میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں۔ ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی۔ تو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بیوفائی نہ کیجیو۔ کہ یہ بات تیری شان کے شایاں نہیں۔ اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں اے سب امینوں سے بڑے امین اس امانت میں خیانت نہ کیجیو۔ اور اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھیو۔ ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں۔ فکر مت کرو۔ لیکن میں اس امانت کا فکر کس طرح نہ کروں جسے میں نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے سینہ میں چھپائے رکھا۔ اور ہر عزیز ترین شے سے زیادہ عزیز سمجھا"

۲۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایک نادان نے قاتلانہ حملہ کر کے حضور کو مجروح کر دیا۔ تو اس موقعہ پر حضور نے جماعت کے نام ایک پیغام دیا۔ جس میں حضور نے فرمایا:-

"میں ہمیشہ آپ سے اپنی بیویوں اور بچوں سے زیادہ محبت کرتا رہا ہوں۔ اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنے ہر قریبی اور ہر عزیز کو قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا ہوں۔ میں آپ سے اور آپ کی آنے والی نسلوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی ہمیشہ اسی طرح عمل کریں گے اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۵۴ء)

۳۔ آج سے چالیس برس قبل جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سفر یورپ پر تشریف لے گئے تھے تو حضور نے عرشہ جہاز سے احباب کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا تھا اس پیغام کا ایک ایک لفظ حضور کے دلی جذبات کا مظہر ہے۔ اس پیغام سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور کی دلی تڑپ اور تمنا کیا ہے۔ اور حضور اپنی جماعت کو کتنا عزیز رکھتے ہیں حضور نے تحریر فرمایا:

"تم نہیں جانتے بلکہ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے۔ آپ لوگوں سے جدا ہونا میرے لئے کس قدر دردناک تھا۔ اور آپ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا میرے لئے کس قدر صدمہ پہنچانے والا ہوا۔ لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے۔ میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے۔ اور رہے گی۔ میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں۔ تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے۔ اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے اب افسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے کیوں مجھے خود یورپ جانے کا مشورہ دیا کیونکہ جدائی ان کو شاق گذر رہی ہے۔ لیکن اس موجودہ غم کو بھول کر بڑے فوائد کے حاصل کرنے کی تیاری کرنی چاہیئے۔ آؤ ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمیں کامیابی کی راہ پر چلائے۔ پس اے میرے بھائیو! اور بہنو! خدا کی برکتیں تم پر ہوں۔ جہاں کہیں تم ہو اور جس حالت میں تم ہو خدا تمہارے ساتھ ہو۔" (الفضل ۹ اگست ۱۹۲۴ء)

مندرجہ بالا اقتباسات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اپنی جماعت کتنی عزیز ہے اور کس طرح حضور نے ہمیشہ جماعت کی بہبودی اور ہمدردی کا غیر معمولی خیال رکھا ہے۔

آج جبکہ ہم رمضان کے آخری بابرکت عشرہ میں سے گذر رہے ہیں۔ بلاشبہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس مقدس وجود کی صحت کے لئے جس نے اپنی ساری زندگی ہماری بھلائی اور بہبودی کے لئے وقف رکھی خاص دعائیں کرے اور انتہائی تضرع و ابتہال کے ساتھ اپنے آقا و رب سے یہ دعا کرے کہ وہ محض اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

محسن بزرگوں کی طرف سے صدقہ

محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب چیمہ دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتی ہیں:-

"میں ناصر احمد کے ہاتھ مبلغ ۔/۳۰۰ روپے بھجوا رہی ہوں یہ رقم میری طرف سے سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں شمار فرمائی جائے۔"

اپنے محسنوں کے احسانات کو یاد رکھنے اور ان کے لئے ایصال ثواب کا انتظام کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا جائے۔ چنانچہ ہماری اس مخلص بہن نے مذکورہ بالا طریق سے نیک مثال قائم فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ احمدیہ مخیر حضرات کو اس پر عمل کی توفیق بخشے اور محترمہ موصوفہ کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

محترمہ موصوفہ بیمار رہتی ہیں۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نتیجہ امتحان ھلال اطفال

۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء کو اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہلال اطفال اور ستارہ اطفال کے امتحان لئے گئے تھے۔ مجالس کو تفصیلی نتیجہ بذریعہ ڈاک بھجوایا جا چکا ہے۔ چند کوائف احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس دفعہ ۹۹ مجالس کے ۱۳۰۸ اطفال نے ان امتحانات میں حصہ لیا۔ حالانکہ گذشتہ امتحان میں ۹۵ مجالس کے ۱۰۹۰ اطفال نے حصہ لیا تھا۔

۲۔ مندرجہ ذیل مجالس نے پہلی بار امتحانات میں شمولیت کی ہے۔

۱۔ رتن چک ۸۹ ج ب ضلع لائل پور ۲۔ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر ۳۔ چکی آنا ضلع شیخوپورہ ۴۔ چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودہا ۵۔ کیمل پور ۶۔ نصرت آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر ۷۔ گرگھووال چک ۲۶۰ ضلع لائلپور۔

مندرجہ ذیل مجالس نے مئی ۱۹۶۳ء کے امتحان میں حصہ لیا تھا۔ مگر اب دوسرے امتحان کے وقت خاموش رہی ہیں۔

۱۔ گوجر خان ضلع راولپنڈی ۲۔ محمود آباد جہلم ۳۔ پنڈ دادنخان ضلع جہلم ۴۔ خوشاب ضلع سرگودھا ۵۔ چنیوٹ ضلع جھنگ ۶۔ جہلم شہر ۷۔ چک ۲۸ ضلع لائلپور ۸۔ گوجرہ ضلع لائلپور ۹۔ گھسیٹ پورہ ۱۰۔ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ ۱۱۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۱۲۔ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۳۔ محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر ۱۴۔ ناصر آباد ضلع تھرپارکر ۱۵۔ چک ۹۳/۱ ضلع منٹگمری [illegible] ضلع مظفرگڑھ ۱۶۔ لیہ ضلع مظفرگڑھ ۱۷۔ بدین ضلع حیدرآباد ۱۸۔ ملتان کنٹ ۱۹۔ رحیم یار خان ۲۰۔ چک ۳۳۳ ج ب دھیرکے ضلع لائلپور ۲۱۔ چک سکندر ضلع گجرات ۲۲۔ دھیرکے کلاں ضلع گجرات ۲۳۔ تہال ضلع گجرات ۲۴۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات ۲۵۔ دارالرحمت غربی ربوہ ۲۶۔ گوجرانوالہ ۲۷۔ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا ۲۸۔ گولبازار ربوہ ۲۹۔ دارالرحمت وسطی ربوہ ۳۰۔ باب الابواب ربوہ ۳۱۔ فتح پور گجرات ۳۲۔ جڑانوالہ ضلع لائلپور ۳۳۔ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ ۳۴۔ شہر کینٹ ۳۵۔ شاہدرہ ضلع لاہور ۳۶۔ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

۳۔ اگلا امتحان یکم مئی ۱۹۶۴ء کو ہوگا۔ جن اطفال نے ستارہ اطفال و ہلال اطفال کے امتحانات پاس کر لئے ہیں۔ وہ قمر اطفال کے امتحان میں شامل ہو سکیں گے۔ تاہم باقی اطفال حسب حالات ستارہ اطفال اور ہلال اطفال میں بھی حصہ لے سکیں گے

نوٹ: امتحانات کو پاس کرنے کے لئے ۵۰ فیصد نمبر حاصل کرنے ضروری ہیں۔ پرچہ ستارہ اطفال کے ۱۰۰ نمبر اور ہلال اطفال کے ۱۵۰ نمبر تھے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

۱۔ برادر عزیز ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب مرحوم و مغفور کو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ذکر الٰہی کا بیحد ذوق تھا۔ بوجہ کمزوری صحت خود تو روزہ نہ رکھ سکتے تھے۔ مگر روزہ داروں اور معتکف حضرات سے والہانہ محبت تھی۔ اور ان میں دعا کر کے بہت ہی فرحت محسوس کرتے تھے۔ احباب حضرات اور معتکفین حضرات سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ برادرم مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو ہمہ صفت موصوف بنائے۔ اور اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم چلنے اور سلسلہ حقہ کا خادم اور شیدائی بنائے۔ میری صحت بھی بہت کمزور ہے۔ احباب میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میرے محسن اور بزرگ کرنل ملک سلطان محمد صاحب رضی کوٹ فتح خان جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے ایام میں ہم کو داغ مفارقت دے گئے۔ مرحوم میں ہزاروں خوبیاں تھیں۔ ہر ایک سے محبت۔ پیار اور خلوص سے پیش آتے تھے۔ کوٹ فتح خان کے قریب میرے بھائی جان ڈسپنسری انچارج تھے۔ میں ان سے ملنے گیا۔ تو جمعہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ بھائی جان نے بتایا کہ کرنل صاحب کے مکان پر جمعہ پڑھایا جاتا ہے وہاں پر میں نے دیکھا کہ کرنل صاحب وضو کے لئے لوٹا خود بھر کر دیتے مصلے خود بچھاتے باوجود اسکے کہ آپ اچھی خاصی زمین کے مالک اور خود کوٹ فتح خان کی زمین کے مینیجر تھے اپنے ہاتھ سے مہمان نوازی کر کے فخر محسوس کرتے اور کھانے کے وقت ہاتھ دھلانا معمولی بات سمجھتے

وفات سے چند روز پہلے کی بات ہے کہ میں ملاقات کرنے کی غرض سے گیا۔ دور سے مجھے دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور بغلگیر ہوئے۔ اپنی جگہ پر بیٹھایا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ بھی تشریف رکھیں۔ فرمانے لگے اور کرسی آتی ہے۔ اور اس وقت تک کھڑے رہے۔ جب تک دوسری کرسی کا انتظام نہ ہو گیا۔ ربوہ جب بھی تشریف لاتے ضرور ملاقات فرماتے۔ اور بھائی جان کے بارہ میں ضرور پوچھتے۔

دعا ہے کہ خداوند تعالےٰ کرنل صاحب کو جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ اللہ تعالےٰ ان کے بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

سید شاہ میر احمد اشرف ابن علی رضی کارکن دارالضیافت ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار پر قتل کا مقدمہ بن گیا تھا۔ جس میں سات احمدی دوست اور بھی ہیں۔ سیشن کورٹ نے ہم کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بری کر دیا تھا۔ مگر مخالف پارٹی نے ہائی کورٹ کراچی میں اپیل دائر کر دی ہے۔ لہٰذا دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس مشکل سے نجات عطا فرما دے۔ اور باعزت بریت فرمائے۔ آمین۔ (بشیر احمد اختر بمقام کنڈی ضلع خیرپور سندھ)

۲۔ خاکسار کا ایک لڑکا عرصہ ایک سال سے بوجہ خرابی جگر و معدہ بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ لڑکے کو صحت کامل و عاجل عطا فرما دے۔

(خاکسار مولوی محمد صدیق سیکرٹری مال کھوکھر غربی۔ ضلع گجرات)

۳۔ میرے والد محترم شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کو رعشہ کی تکلیف ہے۔ نیز ان کے پاؤں میں سوجھ بھی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد ناصر آشیانہ مبارک گلی نمبر ۲ طارق آباد لائلپور)

۴۔ عاجز کا بچہ عزیزم منیر احمد خان جو ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے جرمنی وسوئٹزرلینڈ عرصہ سات سال سے گیا ہوا ہے اور اب اپریل میں ایک کار کے ایکسیڈنٹ سے سخت مضروب ہو گیا۔ اسے سر میں شدید درد اور ساتھ دل کی بھی تکلیف ہو گئی۔ اس کی والدہ بہت سخت پریشان ہیں احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم عزیز کو صحت کامل عطا فرمائے۔

(نصیر احمد خان عفی عنہ سادات کالونی خانپور ضلع رحیم یار خان)

۵۔ میرے والدین کی صحت و تندرستی اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ میرا لڑکا عزیز زرتشت منیر احمد امسال ایم۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اسکی نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (والدہ زرتشت منیر احمد خان ربوہ)

۶۔ حضرت حاجی محمد فاضل صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کئی سالوں سے بیمار چلی آتی ہیں اور بیماری بھی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے فکر اور تشویش میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرما دے۔ آمین

۷۔ میں تمام احباب سے اپنی والدہ کی کامل صحت کے لئے اور بڑے بھائی کی لندن سے کامیابی کے ساتھ واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد ۵۲۔ طارق ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر کو مفصل بحث آگاہ فرمادیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک اگر وصیت کنندہ چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسے بات کو نوٹ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۲۱۳ میں آفتاب احمد خان ولد ڈاکٹر عبد القادر خان قوم تنول کٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے بڑے بھائی کی طرف سے ماہوار مبلغ -/۲۰ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ آفتاب احمد خان گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد محمد احمد سیکرٹری وصایا۔

مسل نمبر ۱۶۲۱۴ میں لئیق محمد خان ناصر ولد عزیز محمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں طالب علم سول اینڈ سکھر میں کامرس کورس میں پڑھتا ہوں اباجان کی طرف سے مجھے -/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد۔ لئیق محمد خان ناصر ولد عزیز محمد خان صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر کینال کالونی بہاولپور گواہ شد۔ عزیز محمد خان امیر جماعت احمدیہ بہاولپور گواہ شد۔ رفیق محمد خان طاہر۔

مسل نمبر ۱۶۲۱۵ میں رفیق محمد طاہر ولد عزیز محمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں طالب علم سول اینڈ سکھر میں کامرس کورس میں پڑھتا ہوں اباجان کی طرف سے مجھے -/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد رفیق محمد خان طاہر ولد عزیز محمد خان صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر کینال کالونی بہاولپور۔ گواہ شد عزیز محمد خان امیر جماعت احمدیہ بہاولپور گواہ شد لئیق محمد خان ناصر۔

مسل نمبر ۱۶۲۱۶ میں امۃ الرشید بنت صوبیدار چوہدری محمد شفیع صاحب قوم آرائیں پیشہ عارضی ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لیڈی ہسپتال لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے (۱) ایک عدد گھڑی مبلغ -/۱۱۵ روپے (۲) تنخواہ ماہوار -/۱۲۵ روپے۔ اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امۃ الرشید بقلم خود گواہ شد عزیز احمد کارکن وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ (۳) گواہ شد صوبیدار چوہدری محمد شفیع نیروز پوری والد چوہدری محمد یعقوب صاحب مرحوم موصی نمبر ۱۰۳۴۱ - حال ملازم لیڈی ہسپتال لاہور مستقل پتہ۔ مکان ۱/۲۵ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۶۲۱۷ میں سکینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر فضل حق صاحب قوم جٹ سدھو پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن منگلے ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے میری وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سکینہ بیگم۔ گواہ شد منیر احمد دنبیں منگلے ضلع گجرات۔ گواہ شد فضل حق [illegible] خاوند موصیہ

ٹنڈر نوٹس

حسب ذیل آئٹموں کے لئے صرف یو ایس اے کے صنعت کاروں رفراہم کنندوں سے ترجیحی طور پر پاکستان میں ان کے ایجنٹوں کی وساطت سے ٹنڈر مطلوب ہیں جن میں قیمتوں کے ساتھ شامل ایجنٹ کا کمیشن واضح طور پر تحریر ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر۔ سٹوروں اور مقدار کے مختصر کوائف۔	مکمل ٹنڈر دستاویزات بشمول ڈاک اور پیکنگ کے اخراجات ناقابل واپسی	فروخت کی تاریخ	وصولی کی تاریخ اور وقت	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۔	۲۱۴ (کموڈیٹی ایڈ)/۶۴ (P7) (A) (i) مائلڈ سٹیل شیٹ مختلف سائز = ۱۱۴۱۰ ہنڈرڈ ویٹ (ii) مائلڈ سٹیل پلیٹس مختلف سائز = ۱۱۴۴۰ " (iii) رائٹ آئرن شیٹس گلوانائزڈ کاروگیٹڈ = ۲۱۰۰ ہنڈرڈ ویٹ (iv) مائلڈ سٹیل شیٹس گلوانائزڈ پلین = ۷۰۰ ہنڈرڈ ویٹ	-/۲۵ روپے	۱۰ ۲/۶۴ تا ۳۰ ۳/۶۴	۳۱ ۳/۶۴ ۸ بجے صبح	۳۱ ۳/۶۴ ۹ بجے صبح
۲	۲۱۴ (کموڈیٹی ایڈ)/۶۴ (P7) (B) (i) ایلومینیم شیٹس = ۳۱۹۱ عدد (ii) اینٹی مونی انگاٹ = ۵۲۰ ہنڈرڈ ویٹ	-/۲۵ روپے	۱۰ ۲/۶۴ تا ۳۰ ۳/۶۴	۳۱ ۳/۶۴ ۸ بجے صبح	۳۱ ۳/۶۴ ۹ بجے صبح
۳۔	۲۱۴ (کموڈیٹی ایڈ)/۶۴ (P7) (C) کریسوٹ آئل = ۸۰۰۰ ٹن	-/۲۰ روپے	۱۰ ۲/۶۴ تا ۲۵ ۳/۶۴	۲۶ ۳/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۶ ۳/۶۴ ۹ بجے صبح
۴۔	۲۱۴۔ (کموڈیٹی ایڈ)/۶۴ (P7) (D) بال اینڈ رولر بیئرنگ مختلف سائز = ۴۷۷ عدد	-/۶۰ روپے	۱۰ ۲/۶۴ تا ۲۵ ۳/۶۴	۲۶ ۳/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۶ ۳/۶۴ ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) بحوالہ دفتر زیر دستخطی سے اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (اسٹیشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے کسی جمعہ کے سوا تمام ایام کار میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مندرجہ بالا قیمتوں کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر مل سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) یو ایس اے میں ٹنڈر دہندگان ٹنڈر کی دستاویزات بلا معاوضہ دفتر کنسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۳۔ ایسٹ ۶۵ سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر موجودگی کے خواہاں ٹنڈر دہندوں کے روبرو کھولے جائیں گے

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلق استفسارات یا رقم زیر دستخطی کو ان کے نام سے بھیجی جائے

اے حمید ۔ پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے (پی ڈبلیو آر) لاہور

فدیہ رمضان کی دوسری فہرست

از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں

آج کل رمضان المبارک کا تیسرا عشرہ گزر رہا ہے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی عشرہ مبارکہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہوتی ہے خدا کرے یہ "لیلۃ القدر" اسلام اور احمدیت کے لئے نئی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھولنے کا موجب ہو احباب اس عشرہ میں اپنی دعاؤں اور التجاؤں کو اس حد تک بلند اور پُر تاثیر بنائیں کہ وہ عرش معلےٰ تک پہنچ کر کامیابی اور کامرانی کی خوشخبری لانے والی بن سکیں

جن احباب کی طرف سے فدیہ رمضان کی رقوم دفتر خدمت درویشاں میں وصول ہوتی ہیں وہ مستحق احباب میں تقسیم کردی گئی ہیں ان کی پہلی فہرست روزنامہ الفضل مجریہ ۱۲؍۲؍۶۱ میں شائع ہو چکی ہے اب دوسری فہرست شائع کی جا رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرمائے اور اپنے حضور سے بہترین اجر کا وارث بنائے۔ آمین۔

نمبر	نام	رقم
۳۲	بیگم صاحبہ میجر عبدالقادر خاں صاحب کوہاٹ چھاؤنی	۳۰ روپے
۳۳	میر محمد اکبر صاحب کرتو بذریعہ حکیم علی احمد صاحب معلم	۱۵
۳۴	مرزا اسلم حیات بیگ صاحب لائل پور برائے والدہ صاحبہ	۲۰
۳۵	والدہ صاحبہ فاروق صاحب نظام آباد گوجرانوالہ	۲۰
۳۶	شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودھا	۳۰
۳۷	جیواں بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری غلام محمد صاحب بی اے مرحوم راج گڑھ لاہور	۲۵
۳۸	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبداللطیف صاحب ربوہ	۳۰
۳۹	سید سردار حسین شاہ صاحب افسر تعمیر ربوہ واہلیہ صاحبہ	۴۰
۴۰	چوہدری عبدالحمید خاں صاحب جنرل منیجر واپڈا لاہور	۵۰
۴۱	ملک مظفر احمد صاحب نسبت روڈ لاہور	۲۵
۴۲	بیگم صاحبہ خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم ربوہ	۲۰
۴۳	حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری سیالکوٹ	۳۰
۴۴	ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۰
۴۵	شیخ سعادت علی صاحب سول جج درجہ اول مجسٹریٹ گڑھی یاسین ضلع سکھر	۱۰
۴۶	امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ محمد یعقوب صاحب راجہ جنگ ضلع لاہور	۱۵
۴۷	مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ	۳۰
۴۸	صفیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مرزا منور بیگ صاحب کوئٹہ	۳۰
۴۹	الیس جی یزدانی صاحب انکم ٹیکس آفیسر لاہور	۴۰
۵۰	عزیزہ بیگم صاحبہ ملک اللہ رکھا صاحب سلطان پورہ لاہور	۳۰
۵۱	عبدالحق صاحب ولد حاجی محمد الدین صاحب محلہ الٰہی پارک مصری شاہ لاہور	۱۰
۵۲	امۃ اللہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ بذریعہ میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ربوہ	۱۰
۵۳	اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اعظم صاحب ٹیچر ہائی سکول ربوہ	۲۰
۵۴	لفٹننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب شام گنج مردان	۲۰
۵۵	چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر (لفافہ پر رقم مذہب)	۱۰
۵۶	کرنل تقی الدین احمد صاحب بذریعہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ	۵۰
۵۷	حمیدہ مغلی صاحبہ محلہ دارالنصر ربوہ برائے والد خود لفٹننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب	۲۰
۵۸	سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم مرزا ناصر احمد صاحب	۲۰
۵۹	مولوی محمد حسین صاحب محلہ دارالنصر ربوہ	۱۰
۶۰	امۃ الرشید بیگم صاحبہ ربوہ	۳۰

شہر سیالکوٹ میں عید الفطر کی نماز کا وقت

عید الفطر کی نماز جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں ساڑھے نو بجے (نو بج کر ۳۰ منٹ پر) ادا کی جائے گی۔ دوست مہربانی کر کے وقت کی پابندی کریں مستورات کے لئے نماز کا انتظام احمدیہ گرلز سکول میں ہو گا۔

(قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ کارکنوں کیلئے درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خاکسار نہایت درد مند دل کے ساتھ ان تمام صاحبِ دل لوگوں کی خدمت میں جو سلسلہ کا درد رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لایا ہوا نور پھیلے اور بڑھے اور ساری دنیا اس سے منور ہو اور جماعت کی آئندہ نسلیں اس نور کی تا قیامت حامل ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ کارکنوں خصوصاً قائدین کے لئے درخواست دعا کرتا ہے کہ انہیں صحیح رنگ میں اور نیک نیتی اخلاص عاجزی اور تذلل کے ساتھ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی توفیق حاصل ہو اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے نوجوان اپنی پاک باطنی تقوےٰ خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کی وجہ سے خدائی نوروں کے وارث ہوں۔ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علیٰ کل شیٔ قدیر۔

مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب

نظارت ہذا کی طرف سے ۳۰ جنوری کے الفضل میں منظور شدہ معتکفین کی فہرست شائع ہوئی تھی۔ اس فہرست سے نمبر ۱۰۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۶۸ تشریف نہیں لائے۔ اسکے بعد چند اور دوستوں کی درخواستیں منظور کی گئی ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ احمد شمشیر صاحب سوکیا آف ماریشس۔ ربوہ ۲۔ حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب ربوہ
۳۔ چوہدری شجاعت علی صاحب انسپکٹر۔ ربوہ ۴۔ محمد ملک صاحب گھسیٹ پور
۵۔ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب لائلپور ۶۔ بشیر احمد صاحب ڈاڈو۔ آزاد کشمیر ۷۔ صوفی خدا بخش صاحب عابدی ربوہ
۸۔ میاں غلام احمد صاحب لائلپور ۹۔ عبدالحمید صاحب مومن درویش قادیان حال ربوہ
۱۰۔ ڈاکٹر محمد محمود خاں صاحب سنوری۔ راولپنڈی
۱۱۔ چوہدری نثار احمد صاحب 〃
۱۲۔ حمید الرصلاح الدین صاحب 〃
۱۳۔ محمد یٰسین صاحب کوئٹہ ۱۴۔ محترم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ
۱۵۔ ملک اسد اللہ خاں صاحب کھو کھر غربی ۱۶۔ مرزا منصور احمد صاحب۔ جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۷۔ فضل احمد صاحب ربوہ۔ ۱۸۔ حکیم محمد فیروز الدین صاحب سندھی سھابل ربوہ
۱۹۔ چوہدری غلام رسول صاحب۔ پتوکی۔ ضلع لاہور

(ناظر اصلاح وارشاد)

عزیز سید مشہود احمد کی المناک وفات (بقیہ صفحہ اول)

طبیعت خراب ہو گئی اور شدید بخار رہنے لگا۔ علاج معالجہ سے جب کوئی فرق نہ پڑا تو عزیز کو مورخہ ۱۰ فروری کو بغرض علاج لاہور لے جایا گیا۔ خدائی تقدیر کے آگے علاج کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور اگلے روز مورخہ ۱۱ فروری کو صبح پونے نو بجے عزیز کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

جنازہ اسی روز لاہور سے پونے تین بجے سہ پہر ربوہ لایا گیا۔ درس قرآن مجید اور نماز عصر کے بعد حافظ مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ اہل ربوہ بکثرت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ قبرستان لے جا کر عزیز کی نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ عزیز مرحوم کی وفات اس حال میں ہوئی کہ اس کے والد مکرم سید میر مسعود احمد صاحب گھر اور وطن سے ہزار ہا میل دور دیار غیر ڈسکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لانے میں مصروف ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کے اکلوتے فرزند کی وفات حسرت آیات ایک صدمہ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے تاہم مشیت ایزدی کے آگے صبر اور تسلیم و رضا کے سوا چارہ نہیں۔

ادارہ الفضل اس صدمہ عظیم میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب محترم سید میر مسعود احمد صاحب نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ مولا کریم والدین اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵